REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ:- "الفضل" ربوہ

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی دسالقہ ۱۰ نئے پیسے

۲۶ رجب ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۴ صلح ۱۳۴۱ھش | ۴ جنوری ۱۹۶۲ء | نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۴ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے تعزیت کے مزید پیغامات

مسیح پاک علیہ السلام کے فرزند جلیل حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال پر دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک جماعت ہائے احمدیہ میں غم و اندوہ اور حزن و ملال کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور ان کی طرف سے بذریعہ تار اور بذریعہ خطوط برابر تعزیتی پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کے بعض تعزیتی تار ۲ جنوری کے الفضل میں شائع کئے گئے تھے۔ بعض مزید تعزیتی تاروں کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گھانا (مغربی افریقہ)

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے گھانا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"گھانا کی جماعت کے تمام افراد اور مبلغین نے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے وصال کی خبر نہایت درجہ غم و اندوہ کے ساتھ سنی اور انہیں بے حد صدمہ ہوا۔ حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جنازہ غائب ادا کیا گیا ہے۔ ہم سب کی طرف سے اظہار ہمدردی اور گہرا افسوس قبول فرمایا جائے"

گیمبیا (مغربی افریقہ)

گیمبیا مغربی افریقہ سے مسٹر کیٹا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیمبیا تار دیتے ہیں کہ

"حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحومؓ کی وفات کی اطلاع ملنے پر ساری جماعت کو بے حد صدمہ اور افسوس ہوا۔ ہم سب کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے احباب اظہار ہمدردی قبول فرمائیں"۔

نائیجیریا (مغربی افریقہ)

نائیجیریا سے مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ تار دیتے ہیں کہ

"تمام جماعت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی وفات کی خبر سنکر بیحد افسوس اور صدمہ ہوا۔ احباب جماعت اور مبلغین دلی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں"

یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

یوگنڈا سے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ انچارج یوگنڈا مشن کا تار ملا ہے کہ

"یہ اندوہناک خبر سنکر تمام جماعت کے احباب اور مبلغین کو بڑا صدمہ ہوا ہے سب کی طرف سے اظہار ہمدردی قبول ہو"

کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ)

کیپ ٹاؤن سے مسٹر ایم جی ابراہیم سکرٹری جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ

"حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحومؓ کی وفات کی خبر یہاں نہایت درجہ افسوس اور اندوہ و ملال سے سنی گئی۔ اور احباب کو بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحبؓ کے درجات بلند فرمائے سب ممبران افسوس اور اظہار ہمدردی کرتے ہیں"

دمشق (شام)

دمشق سے مکرم سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ شام تار دیتے ہیں کہ:-

"حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرحوم کی وفات میرے لئے اور سب احباب جماعت شام کے لئے شدید صدمہ کا موجب

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی تشکیل نو

۱۹۶۲ء کے دوران مندرجہ ذیل اصحاب مجلس عاملہ مرکزیہ کے رکن ہوں گے۔ عہدہ داران مجالس و اراکین ان سے تعاون فرمائیں

اراکین خصوصی

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی
(۲) محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے
(۳) محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
(۴) محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

اراکین عمومی

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	نائب صدر
(۲) مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے	قائد عمومی
(۳) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس	قائد تربیت
(۴) محترم مولانا ابو العطاء صاحب	قائد اصلاح و ارشاد
(۵) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب	قائد مال
(۶) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	قائد ذہانت و صحت جسمانی
(۷) محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	قائد خدمت خلق
(۸) مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔اے	قائد تجنید
(۹) مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی	قائد تعلیم
(۱۰) مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی	قائد اشاعت
(۱۱) مکرم صوفی غلام محمد صاحب بی۔ایس سی	آڈیٹر

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جنوری ۱۹۶۲ء

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ابھی حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کا داغ دلوں پر تازہ ہی تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کا حادثہ فاجعہ دلوں کو زخمی کر گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرحوم و مغفور کے جماعتی مقام اور ذاتی اوصاف کی وجہ سے یہ ایسا صدمہ نہیں جو جیتے جی فراموش ہو سکے یا اس کی تلافی کی جاسکے۔

جہاں تک آپ کے ذاتی اوصاف کا تعلق ہے آپ کی ذات والاصفات میں بعض ایسی خوبیاں تھیں جو اس قحط الرجال کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ ہر زمانے کے لئے یکتائی کی شان رکھتی ہیں۔ آپ سا کریم النفس اور رحیم انسان کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ راقم الحروف نے آپ کے چہرۂ مبارک پر کبھی غصے اور رنج کے آثار نہیں دیکھے۔ جب بھی آپ کی زیارت کا موقعہ نصیب ہوا ایک خفیف سی مسکراہٹ چہرے پر کھیلتی نظر آئی۔ جب آپ بات کرتے خواہ موضوع کلام کتنا بھی تلخ کیوں نہ ہوتا مسکراہٹ کی رنگ اور بھی روشن ہو جاتی۔ دوسروں کی خطاؤں سے چشم پوشی کا یہ عالم تھا کہ ایسا معلوم ہوتا کہ خطا دوسرے کی نہیں بلکہ اپنی ہے جس کی غمازی وہ مقدس خجلت کر رہی ہوتی جو آپ کے مکھڑے پر نمایاں ہو جاتی۔

راقم الحروف نے ایسا سہل الملاقات بزرگ کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کہیں بھی ہوتے اور خواہ کتنے بھی مصروف کیوں نہ ہوتے بغیر اجازت چلے آنے والا بھی آپ کی فوری توجہ کا مرکز بن جاتا۔ اور اپنی کہہ کر جواب لے کر چلا جاتا۔ غرور اور تکلف تو آپ میں نام کو نہیں تھا۔ ملاقاتی سے خواہ جان پہچان نہ بھی ہوتی، نہایت کشادہ پیشانی سے باتیں کرنے لگتے۔ آپ دفتر میں ہوتے یا کہیں جا رہے ہوتے ہر وقت آپ سے ملاقات کی جا سکتی تھی۔ آپ کے انداز میں کچھ ایسی کشش قدرتاً موجود تھی کہ ملنے والے بھی کسی قسم کا حجاب محسوس نہ کرتے۔

آپ کا انداز گفتگو بھی نہایت سادہ دلکش اور پیارا تھا۔ کبھی آپ کی زبان سے چبھتا ہوا فقرہ تو کیا لفظ بھی نہیں نکلتا تھا۔ اس کے باوجود آپ پرلے درجہ کے اصول پسند انسان تھے۔ جو بات آپ کے خیال میں مبنی برحق ہوتی اس کو نہیں چھوڑتے تھے تاہم آپ حق بات کو قبول کرنے میں بھی تاخیر نہیں کرتے تھے دینی اور دنیوی معاملات میں آپ کی نگاہ بہت گہری اور معنی رس ہوتی تھی۔ سچی بات کہنے سے آپ کبھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ آپ صائب الرائے تھے اور بات کی تہ میں فوراً پہونچ جاتے تھے۔ ذہانت اور زود فہمی آپ کے خاص اوصاف تھے اس کے باوجود اپنے ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی حاجات کو پورا کرنے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ اس وقت تک کوئی رائے قائم نہیں کرتے تھے۔ جب تک پوری طرح مسئلہ کے ہر پہلو کو سمجھ نہ لیتے۔ کوئی مسئلہ ہو آپ اس کے متعلق حرف حرف معلوم کرتے۔ اگر کوئی حوالہ ہوتا تو اس کو پڑھوا کر پورے کا پورا سنتے۔ کوئی کتاب یا ٹریکٹ ہوتا تو اول سے آخر تک پڑھواتے۔ اکثر دیکھا جاتا کہ آپ بازار میں جا رہے ہیں اور کوئی دوست آپ کو کتاب پڑھ کر سنا رہا ہے۔

آپ کی سادہ طرز زندگی کا یہ عالم تھا کہ اپنا سودا سلف خریدنے میں بھی کوئی عار محسوس نہ کرتے۔ معمولی ضروریات کی اشیاء بھی آپ اکثر خود خریدتے۔ کئی دوست اس پر تعجب کرتے۔ مگر آپ کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ الغرض آپ سادگی پسندی کا ایک چلتا پھرتا مجسمہ تھے۔ ہر ایک سے قریب کسی سے دور نہیں تھے عجب حلیم الطبع غریب النفس بزرگ تھے۔ آپ کی وفات میں جماعت نے ایک اعلیٰ کردار انسان اور قومی خادم کو ہی نہیں کھویا۔ بلکہ ہم ایک عزیز اور بے تکلف محب سے ایک غمگسار۔ ایک ہمدرد دوست سے محروم ہو گئے ہیں۔ تاہم دل نہیں مانتا کہ ایسے انسان کو موت چھین کر لے جا سکتی ہے۔ یقین نہیں آتا کہ ایسا زندہ دل انسان واقعی مر سکتا ہے؟

قرآن

سپاہ اور امیر سپاہ پر حاکم
گدائے راہ نشین کجکلاہ پر حاکم

علاجِ دردِ و غمِ دو جہاں بیاں تیرے
ہر ایک شاہرہِ زیست پر نشاں تیرے

یہ خشک فلسفہ دانی ہوائے بولہبی
بُجھا سکی نہ چراغِ محمدِ عربی

نگاہ ہو تو مضامیں ہیں دلنشیں تیرے
جوان و پیر، زن و مرد خوشہ چیں تیرے

ترے علوم کے چشمے اُبل رہے ہیں ابھی
فضاؤں میں ترے نغمے مچل رہے ہیں ابھی

جہاں جہاں نظرِ آگاہ کام کرتا ہے
سکوتِ شام و سحر بھی کلام کرتا ہے

تجھے ملے تو بڑھے منزلِ وفا کیلئے
وہ قافلے کہ بھٹکتے رہے خدا کیلئے

عروجِ عاشقِ صادق دکھا دیا تُو نے
جب اسکو مہدیٔ دوراں بنا دیا تُو نے

فروغِ جلوہ گہہ شش جہات ہے تجھ سے
مری حیات مری کائنات ہے تجھ سے

عبدالمنان ناہید

آہ! وہ نحیف و نزار اور دلکش مجسمہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں اس پر قیامت تک نازل ہوتی رہیں۔ آمین

کسی فتنے کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے

فتنے ہمیشہ ابتداءً چھوٹے ہی ہوتے ہیں اگر وقت پر ان کا سدّباب نہ کیا جائے تو پھر ان کو روکنا مشکل ہو جاتا ہے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آج سے چھ سال قبل کا ایک قیمتی مضمون

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ میں سے ایک بہت بڑا وصف اور ایک امتیازی خوبی یہ تھی کہ آپ خدا تعالیٰ کے منشاء اور ارادے نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے عین مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت کے قیام و اجراء اور اس کے استحکام کے زبردست حامی تھے۔ آپ نے ۱۹۱۴ء میں منکرینِ خلافت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آئندہ بھی زندگی بھر خلافت کی اہمیت پر زور دیتے رہے۔ آپ خلافت کے قیام و استحکام اور اس کے ساتھ قلبی وابستگی کے اس قدر پُرجوش حامی اور علمبردار تھے کہ گویا اس معاملے میں ننگی تلوار کی حیثیت رکھتے تھے۔

چنانچہ ۱۹۵۶ء میں جب انکارِ خلافت کے فتنہ نے ایک اور شکل میں دوبارہ سر اٹھایا اور بعض مفسدین نے خلافت کی اطاعت سے انکار کرتے ہوئے جماعت سے خروج اختیار کیا تو آپ نے "آج سے ۴۲ سال پہلے کی ایک دعا" کے زیرِ عنوان ایک نہایت زوردار مضمون رقم فرمایا جو ۳ راگست ۱۹۵۶ء کے الفضل میں صفحہ ۳ اور ۴ پر شائع ہوا۔ اس میں آپ نے احبابِ جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ اس فتنہ کو چھوٹا نہ خیال کریں بلکہ اس سے بچنے اور اپنی اولادوں کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درد و سوز سے دعائیں کریں۔ آپ کا یہ قیمتی مضمون آپ کے تذکرۂ خیر اور افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ حضور کی وفات سے قبل اس وقت کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت میں فتنہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی مولوی محمد علی صاحب مرحوم جو بعد میں پیغامی جماعت کے امیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضور کی وفات سے دو تین دن پہلے ایک ٹریکٹ تیار کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ جماعتِ احمدیہ میں کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ٹریکٹ غالباً لاہور میں چھپا تھا اور قادیان سے پوسٹ کیا گیا تھا اس کے علاوہ پیغامیوں نے انفرادی طور پر جماعت میں فتنہ پھیلانے کی کوشش بھی شروع کر دی تھی حتیٰ کہ مولوی صدرالدین صاحب جو اس وقت سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے بجائے سکول میں پڑھائی کرانے کے لڑکوں سے بحث مباحثہ کرتے رہتے تھے۔ اس وقت جماعت میں عجیب ہیجان برپا تھا اور فتنہ ہر شخص کو آنکھوں کے سامنے نظر آ رہا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیماری جب زیادہ ہونا شروع ہو گئی تو اس وقت ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق یہ فیصلہ ہوا کہ حضور کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اپنے قادیان کے مکان سے نکال کر کسی کھلی جگہ رکھا جائے اس وقت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب تھے۔ ممکن ہے بعض اور ڈاکٹر بھی مشورہ میں شامل ہوں لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہی لوگ تھے۔ جب ڈاکٹروں نے تبدیلیٔ آب و ہوا کا مشورہ دیا تو مولوی صدرالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم میں اپنے دیگر دوستوں کے مشورہ سے طے پایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو ہائی سکول کے بورڈنگ کی اوپر کی جنوبی منزل میں لے جایا جائے اور اس کے لئے بعض تبدیلیاں بھی عمارت میں کروا دیں۔ اس کی سیڑھیاں گول تھیں اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھے اس مشکل کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ڈائننگ ہال کی میزوں کو اوپر نیچے رکھ کر ایک اڈہ سا بنایا کہ حضور کو سیڑھیوں پر چڑھنے کی تکلیف نہ ہو۔ بلکہ چارپائی پر اٹھا کر ان میزوں کے اڈہ پر چار چار آدمی آپ کی چارپائی لے جائیں۔ ہمیں بعض ذرائع سے پتہ لگا کہ ان لوگوں کا منشاء یہ ہے کہ اس طرح حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو ایسی جگہ لے جایا جائے کہ جہاں عوام الناس نہ جا سکیں۔ خاص پہرہ بھی ان کے لئے تجویز کیا گیا۔ اور طے پایا کہ پہرہ دار صرف ان آدمیوں کو جانے کی اجازت دیں جن کو ان کے ڈاکٹر (یعنے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب) پسند کریں۔ اوّل تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی چارپائی کو ان میزوں کے اوپر درجہ بدرجہ اٹھا کر لے جانا ایسی خطرناک بات تھی کہ اگر ایک آدمی کا ہاتھ بھی پھسل جاتا تو حضور یقینی طور پر نیچے زمین پر آ گرتے دوسرے وہ جگہ بھی مناسب نہیں تھی۔ تیسرے پیغامیوں کی جو تجاویز تھیں ان کے مطابق عام لوگوں کو جو ان کے خیال کے ماتحت مناسب لوگ نہ ہوں وہاں جانے کی اجازت نہ دی جانی تھی۔ اس جگہ کھانا پکانے کا بھی انتظام نہ تھا۔ ان باتوں کو دیکھ کر مجھے بہت تشویش پیدا ہوئی۔ میں نے اس کا ذکر اخی المکرم عزیزم میاں عبداللہ خان صاحب سے کیا (اس جگہ جملہ معترضہ کے طور پر یہ بات بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے کھانے کا انتظام بہت ناقص تھا۔ جس کو معمولی صحت کا آدمی بھی ہضم نہیں کر سکتا تھا اس لئے نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں درخواست کی جس کو آپ نے بڑی خوشی سے پسند فرما لیا کہ آپ کے لئے کھانا نواب صاحب رضی اللہ عنہ کے گھر میں تیار ہو کر آیا کرے۔ جو ایک مریض کے مناسب حال ہو۔ اگرچہ اس کھانے کے متعلق بھی مجھے ذاتی طور پر علم ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے لئے آیا ہوا کھانا کئی دفعہ بچوں کو کھلا دیا جاتا تھا اور آپ کے لئے نہیں رکھا جاتا تھا)

کھانے کا انتظام تو پہلے ہی حضرت نواب صاحب کے گھر میں ہو چکا تھا۔ رہائش کے لئے میں نے اور میاں عبداللہ خان صاحب نے مشورہ کیا کہ نواب صاحب کو تاکید کی جائے کہ وہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو دعوت دیں کہ آپ کی کوٹھی پر تشریف لے جائیں وہ کھلی جگہ تھی باغ تھا چارپائی اندر اور باہر حسبِ ضرورت نکالی جا سکتی تھی اور ایسے لوگوں کا وہاں ساتھ تھا جن سے آپ کی طبیعت بہل سکتی تھی۔ اس امر کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی سے منظور کر لیا اور اس خبر کے سننے سے آپ کی طبیعت میں نشاط پیدا ہو گئی جس وقت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو لے جانے کا سوال پیدا ہوا تو اس وقت دوست اکٹھے ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ گھر سے چلنے کے بعد پہلی دفعہ چارپائی بورڈنگ کے سامنے (جہاں میزوں کا اڈہ بنا ہوا تھا) روکی گئی مجھے اس بات کا یقینی پتہ لگا کہ ان لوگوں کی رائے تھی کہ اس آخری وقت میں چارپائی روک کر کسی ترکیب سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اس جگہ یعنے بورڈنگ میں رکھ لیا جائے۔ جس وقت چارپائی وہاں ٹھہری جہاں اس کے ٹھہرانے کی وجہ کوئی نہیں تھی۔ کیونکہ قادیان سے لیکر بورڈنگ تک ایک لمبا فاصلہ تھا اور اس کے بعد تقریباً ۱۵۰ گز پر نواب صاحب کی کوٹھی رہ جاتی تھی۔ جب چارپائی وہاں روکی گئی تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حسرت سے فرمایا (میں یہ الفاظ سن رہا تھا) کہ "ہیں یہ اس جگہ مجھے لا رہے ہیں"؟ اس فقرہ سے میں نے آپ کی طبیعت میں سخت رکاوٹ محسوس کی اس وقت میں چارپائی کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ میں نے فوراً حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اونچی آواز سے کہا کہ "حضور یہ صرف

چلنے والوں کو آرام دینے کے لئے کیا ہے ۔ ورنہ ویسے آپ نواب صاحبؓ کی کوٹھی پر ہی جا رہے ہیں"۔ میری بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ کو اطمینان ہو گیا ۔ اور پھر ہم چارپائی لے کر آگے چل پڑے ۔ میرا اونچی آواز سے بولنے کا مقصد یہی تھا کہ اگر کسی کا خفیہ ارادہ ہو کہ آپ کو بورڈنگ میں لے جایا جائے تو وہ بھی دب جائے ۔ اور چنانچہ میں نے محسوس کیا کہ وہ دب گیا ۔ میرے کہنے کے بعد کسی اور کو اس کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی ۔

اس کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ بڑے آرام سے نواب صاحب کی کوٹھی پہنچ گئے اور کوٹھی کے باہر کے شمالی کمرہ میں آپ کو رکھا گیا ۔ باقی بیرونی سارے کمرے مہمانوں کے لئے خالی کرا دئیے گئے کافی جگہ تھی جس سے سب لوگوں کو آرام اور سکون ملا ۔ نواب صاحبؓ کے گھر سے صرف حضرت خلیفہ اوّلؓ کے لئے ہی نہیں بلکہ باقی سارے خاندان اور سارے مہمانوں کے لئے کھانا پک کر آتا رہا اور آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اکثر اوقات وہیں رہتے تھے ۔ اسی مکان میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے وصیت فرمائی کہ آپ کے بعد ان کا ایک جانشین ہو ۔ اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ وصیت مولوی محمد علی صاحب مرحوم سے پڑھوائی گئی تھی حضرت خلیفہ اوّلؓ کو چونکہ اس بات کا علم تھا کہ یہ لوگ خلافت کے مخالف ہیں ۔ اس لئے اونچی آواز سے ان سے یہ وصیت پڑھوائی تا کہ انہیں کوئی بہانہ بعد میں ہاتھ نہ آئے ۔ لیکن بہانہ کرنے والوں نے بہانہ کیا ۔ اگرچہ کوئی حقیقی جواب ان کے پاس نہیں تھا کہ جب حضرت خلیفہ اوّلؓ نے وصیت پڑھوائی اور اس میں اپنے بعد جانشین کا ذکر کیا تھا تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم اگر دیانت دار ہوتے تو اسی وقت کہتے کہ حضرت یہ وصیت کیسی ہے ۔ ہم تو خلافت کو مانتے ہی نہیں مگر ان کی جبلّی بزدلی نے ان کو کچھ کرنے نہیں دیا ۔

میرا مقصد اس مضمون سے ایک دعا کا ذکر کرتا ہے ۔ جس کی خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ۔ اس لئے میں ان واقعات کا ذکر نہیں کرتا جو اس وقت پیدا ہوئے اور جنہوں نے جماعت میں ایک زلزلہ ڈال دیا ۔ میرے خیال میں جو باتیں میں نے اب بیان کی ہیں ان کا ذکر پہلے کسی اخبار میں نہیں ہوا ۔ اور جماعت کے اکثر احباب ان واقعات سے ناواقف ہیں ۔ میرا مضمون پڑھ کر ان کو یہ واقعات بھی معلوم ہو جائیں گے ۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات جمعہ کے روز ہوئی ۔ ہم لوگ جمعہ پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ میں جمعہ کے بعد جلدی جلدی چل پڑا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی طبیعت معلوم کروں میں اس وقت اس گلی میں سے گذر رہا تھا جو اخی المکرم مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان سے اور بعد میں بنے ہوئے قصر خلافت کے ساتھ سے گذرتی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی دائیں جانب ایک سکھوں کا مکان ہے ۔ جب میں یہاں سے گذر کر سکھوں کے مکان کے مقابل پہنچا ہوں تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس نے اطلاع دی کہ حضرت خلیفہ اوّل وفات پا گئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

میں نے اس وقت بغیر کچھ سوچنے کے تیزی کے ساتھ بھاگنا شروع کیا ۔ لیکن میں نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ مجھے خیال آیا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ تو وفات پا چکے ہیں بھاگنے سے کیا فائدہ ۔ جماعت کے حالات بہت منتشر حالت میں ہو گئے ہیں ۔ میں تیسرے قدم پر کھڑا ہو گیا اور بڑے الحاح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ "الٰہی خلیفہ اوّلؓ تو فوت ہو گئے ہیں اب جماعت کو فتنوں سے محفوظ رکھنا"۔ میں کافی عرصہ تک ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگتا رہا ۔ اور پھر آہستہ آہستہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی گلی میں سے ہو کر نواب صاحب کے مکان کی طرف چل پڑا ۔ اس دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے اور ہمارے سب خاندان کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھا ۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انتخاب ہو گیا ۔

میرا یہ چند سطور لکھنے سے یہ مقصد ہے کہ حقیقت میں دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان مصائب ، تکلیفوں اور فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے ۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں فتنوں سے محفوظ رکھا اور جماعت کے اکثر حصہ کو بھی ان فتنوں میں پڑنے سے بچا لیا

اس وقت یہ فتنہ دوبارہ ایک اور شکل میں کھڑا ہوا ہے ۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس سے ہر طرح محفوظ رکھے ۔ اب جس کو بھی میرا یہ مضمون ملے دعاؤں میں لگ جائے صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کو خاص طور پر اور اپنی جماعت کے ہر فرد کو عموماً اس میں شامل کرے ۔ تاکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صرف آپ کو ہی محفوظ نہ رکھے بلکہ آپ کی آل اولاد بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے ان فتنوں سے محفوظ رہے ۔ آمین

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا فتنہ ہے اور ایک ادنیٰ درجہ کا ذلیل آدمی اس کا پراپیگنڈا کر رہا ہے ۔ اس کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس شدومد سے مخالفت کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ فتنے ہمیشہ ابتداءً چھوٹے ہوا کرتے ہیں اور اگر وقت پر ان کو نہ سنبھالا جائے تو اتنے پھیل جاتے ہیں کہ پھر کسی انسان کے بس کی بات نہیں رہتی ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فتنہ کی ابتدائی حالت یہی تھی کہ بعض لوگوں نے آپ کے بعض عاملوں کے اوپر الزام دئیے اور ان کی تحقیق کے لئے رپورٹ کی ۔ یہ ظاہرا طور پر ایک چھوٹی سی بات نظر آتی تھی ۔ لیکن فتنہ پھیلانے والے ایک سکیم کے ماتحت کام کر رہے تھے جس کا انجام خلیفۂ ثالث کی شہادت پر ہوا ۔ کسی فتنہ کو کبھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئیے خصوصاً جبکہ مرکز اس کو اہمیت دیتا ہو ۔ کیونکہ مرکز میں ایسے حالات پہنچتے ہیں جن کا عام جماعت کو پتہ بھی نہیں ہوتا ۔ اس لئے میں پھر آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس فتنہ کو چھوٹا نہ سمجھیں بلکہ بہت بڑا فتنہ سمجھیں ۔ یہ صرف اللہ رکھا کی کارروائی نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک گروہ ہے ۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ منافق جو اپنے آپ کو ہماری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے ۔ مگر باہر سے مدد کرنے والے کثیر تعداد میں موجود ہیں ۔ اس لئے آپ دعا کریں پھر دعا کریں اور پھر دعا کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اس سے کلیۃً محفوظ رکھے ۔ اس فتنہ سے بھی اور اگر خدا تعالیٰ کی تقدیر میں اور فتنے بھی ہوں تو ان سے بھی"۔

(خاکسار مرزا شریف احمد از ربوہ ۸/۸/۵۶)

(منقول از الفضل ۱۳ اگست ۱۹۵۶ء)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بھانجی سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) کی طبیعت کچھ دنوں سے پھر علیل رہتی ہے قارئین کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔ (انور شاہدہ دار الصدر غربی ربوہ)

(۲) مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ انجینیر واپڈا بہاولپور کی بڑی بچی عزیزہ راشدہ مبارکہ بعارضہ عشرہ سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہے ۔ حالت بڑی تشویشناک ہے جس کی وجہ سے محترم ملک صاحب بڑے پریشان ہیں ۔ تمام احباب جماعت عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور ڈویژن)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مکرم حمید احمد صاحب اختر (کارکن نصفل عمر ریسرچ ربوہ) ابن محترم میاں عبد الرحیم صاحب مالیر کوٹلوی کے نکاح کا ہمراہ طاہرہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر سید واجد علی شاہ صاحب آف پشاور بعوض مہر پانچ ہزار روپیہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اعلان فرمایا ۔ دعا میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شمولیت فرمائی

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے ۔ آمین ۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۶۱ء کی مختصر روئداد

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی المناک وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا احباب جماعت سے خطاب

حقیقت نبوت اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

پہلے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۲۶ دسمبر آج پونے دس بجے صبح جماعت احمدیہ کا ستر ھواں جلسہ سالانہ دعاؤں عبادتوں اور ذکر الٰہی کی مخصوص اور مقدس روایات کے ساتھ شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم دارالامن (بھارت) نے فرمائی۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم محمد اسلم صاحب قریشی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور نظم ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خطاب

تلاوت و نظم کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس نہایت درجہ المناک اور روح فرسا خبر کی اطلاع دی کہ آج صبح آٹھ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک خبر نے جلسہ گاہ میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک رنج و الم اور حزن و ملال کی لہر دوڑا دی اور شدت غم کے باعث حاضرین جلسہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے چھوٹے بھائی عزیز مرزا شریف احمد صاحب کی وفات جماعت کے لئے ایک خدائی امتحان ہے جسے جماعت کو قرآنی ہدایت کے مطابق ہمت استقلال اور صبر و صلوٰۃ کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا حضرت مرزا شریف احمد کے ساتھ بہت سے خدائی الہامات کا تعلق ہے جن میں سے ایک الہام یہ ہے کہ

عمرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

("تذکرہ صفحہ ۱۷۰")

یعنی اللہ تعالیٰ انہیں امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ یہ الہام تو خاص طور پر بڑی صحت اور صفائی کے ساتھ گذشتہ بیس سال سے پورا ہوتا چلا آیا ہے۔ گذشتہ بیس برس سے ان کی صحت اتنی گری ہوئی حالت میں چلی آ رہی تھی کہ کئی مرتبہ یہ محسوس ہوتا تھا کہ شاید مقدر وقت آ گیا ہے۔ لیکن ہر بار اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو زندگی بخشتا رہا اور اس طرح غیر معمولی رنگ میں یہ الہام پورا ہوتا رہا۔

حضرت میاں صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:-

"جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ امتحان عارضی نوعیت رکھتے ہیں ان کی وجہ سے خدائی قافلہ رک نہیں سکتا یہ چلتا چلا جائے گا اور خدا ان امتحانوں کے بعد انشاء اللہ ضرور پھر خوشی راحت اور غلبہ کا وقت لائے گا۔ پہلے بھی خوف آئے جو خدا نے فضل سے بدل دئے اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے پاؤں میں ذرا بھی لغزش نہ آئے اور ہم اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیں"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات کے تعلق میں تقریر کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی الفاظ مرمودہ وہ بصیرت افروز افتتاحی تقریر اپنی مخصوص پر شوکت آواز میں پڑھ کر سنائی جو حضور نے اسی جلسہ کے لئے لکھوائی تھی اور الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے حضور کی تقریر پڑھنے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور جلسہ سالانہ کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔

اجتماعی دعا کے بعد پروگرام کے مطابق جلسہ کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا

حقیقت نبوت کے موضوع پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تقریر

سب سے پہلے سلسلہ کے مشہور عالم اور مقرر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے حقیقت نبوت کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے نہایت اچھوتے رنگ میں پہلے اس امر کو واضح فرمایا کہ مسئلہ نبوت کے سلسلے میں ان تین باتوں پر امت محمدیہ کا اجماع ہے

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو مستقل حیثیت رکھتا ہو۔

۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جتنے بھی نبی مبعوث ہوئے ہیں وہ مستقل نبی تھے یعنی انہوں نے بغیر کسی اور نبی کے واسطہ یا توسط کے براہ راست منصب نبوت حاصل کیا تھا۔

۳۔ آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والا مسیح موعود امتی نبی ہو گا یعنی وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو گا۔ آپ نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کوئی ایسا نبی مبعوث نہ ہوا تھا جو امتی بھی ہو اور نبی بھی۔ گویا اس لحاظ سے امتی نبوت نبوت کی بالکل ایک نئی قسم ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جاری ہوئی اور اسبات پر امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ امتی نبی کا وجود ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں کے درمیان جو اختلاف ہے اسے یونہی بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مسیح موعود کی بعثت پر جو نبی ہو گا اور رسول کریم کے تابع ہو گا۔ سب مسلمان متفق ہیں اختلاف صرف اس قدر ہے کہ آنے والا مسیح خود اسی امت میں سے مبعوث ہو گا یا وہی پہلا مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے تو لامحالہ یہی تسلیم کرنا پڑیگا کہ آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے خود امت محمدیہ میں سے ایک فرد کو مسیح کے منصب پر سرفراز کر کے مبعوث فرمانا تھا اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ جس کی قرآن پاک احادیث نبوی اور بزرگان امت کے اقوال سے تائید و تصدیق ہوتی ہے۔

محترم قاضی صاحب نے قرآن پاک اور احادیث نبوی کے متعدد حوالہ جات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ نبی وہ ہوتا ہے جسے امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع دی جائے اور یہ امور غیبیہ نہایت ضروری اور اہم خبروں پر مشتمل ہوں باقی تمام امور مثلاً شریعت کا لانا۔ امتی ہونا یا بلا واسطہ منصب نبوت حاصل کرنا یہ زائد امور ہیں ان کا تعریف نبوت کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ مسئلہ نبوت کے متعلق ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ محض لفظی نزاع ہے اور یہ نزاع صرف اسی قدر ہے کہ آنے والا مسیح موعود امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہو گا یا وہی پہلا مسیح دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔ اسکے سوا مسئلہ نبوت کے سلسلے میں ہمارا دوسرے مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کے موضوع پر مولانا محمد یار صاحب عارف کی تقریر

محترم قاضی صاحب کی نہایت مؤثر تقریر کے بعد مکرم مولانا محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ جماعت احمدیہ وہی عقائد رکھتی ہے جو اسلام نے اور قرآن مجید نے پیش فرمائے۔ اسکے قیام کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ تمام غیر اسلامی عقائد کو مٹا کر صحیح اسلامی عقائد کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں عیسائیت کے غلبہ کی اور پھر مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس پیشگوئی کے عین مطابق اٹھارھویں صدی میں عیسائیت کا غلبہ شروع ہوا۔ آپ نے متعدد حوالجات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس غلبہ نے عیسائیوں کے حوصلے اتنے بڑھا دئے تھے کہ وہ خود مکہ معظمہ میں بھی عیسائیت کا پرچم لہرانے کے خواب دیکھنے لگے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کسر صلیب کی غرض سے مسیح موعود کو مبعوث کیا اور اسکے ذریعے سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سامان پیدا کئے

محترم عارف صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی تعلیم کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ یقین رکھتی ہے آپ نے اس عقیدہ کی صداقت پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت

(باقی صفحہ ۸ پر)

ضروری اعلان

میرے والد ڈاکٹر شمس الدین صاحب (دہلوی) مقیم لائلپور نے بعض خاص وجوہ سے معہ بیوی بچوں کے نظامِ جماعتِ احمدیہ سے علیحدگی کا اعلان پیغام صلح میں کرایا ہے۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں ان کا بڑا بیٹا ہوں مجھے ان کے اس اعلان سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ان کے خلفاء اور نظام جماعت کو ماننا ضروری سمجھتا ہوں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری بیوی بچوں کو ہمیشہ حقیقی اسلام پر قائم رکھے۔ دینی ترقیات عطا فرمائے اور اسی جماعت میں رہتے ہوئے۔ خاتمہ بالخیر۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر بشیر الدین احمد (سینئر اسسٹنٹ) نزد لی بازار۔ مزنگ۔ لاہور)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب
و
حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
سوانح حیات

ہر دو بزرگ آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے تھے۔ جن کے سوانح نہایت ایمان افروز اور سبق آموز ہوں گے اور عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ جن احباب کو ان بزرگوں کی سیرت کے متعلق مفید معلومات حاصل ہوں وہ مہربانی کر کے ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

ملک صلاح الدین (مؤلف اصحاب احمد) معرفت مکرم عباس احمد خانصاحب
۵۔ ڈیوس روڈ — لاہور

گمشدہ بٹوا

بندہ کا بٹوا برنگ سیاہ جس میں ایک نوٹ دس روپے کا۔ ایک پانچ کا اور باقی ایک ایک روپے کے نوٹ (قریباً پندرہ روپے) تھے۔ ایک عدد رسیدی ٹکٹ بھی تھا۔ احاطہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب میں مورخہ ۱۲/۶۱/۲۹ بوقت ۹ بجے صبح گر گیا تھا۔ جس صاحب کو ملا ہو۔ حکیم عبد الواحد صاحب مقامی اصلاح و ارشاد ربوہ یا خاکسار کو پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

عبد الرحمٰن عزیز معرفت چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ پاکپتن ضلع منٹگمری

دعائے مغفرت

—(مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان)—

نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ اخویم مکرم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب سیالکوٹ کے سب سے بڑے فرزند خواجہ آفتاب احمد صاحب بعمر ۳۷ ½ سال بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲/۶۱/۲۹ کو وقت پونے چار بجے شام وفات پا گئے۔ مرحوم ایک عرصہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار چلے آتے تھے، مگر چار یوم سے بیماری زور پکڑ گئی اور پھر اچانک دورہ سے یکلخت بے ہوش ہو گئے۔ جس کے بعد جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی مغفرت فرماوے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے اور مرحوم کے والدین بہن بھائیوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید مطلع کرتے ہیں کہ مرزا ارشد بیگ صاحب بہت پریشانیوں میں مبتلا ہیں خاکسار کے ملنے پر انہوں نے بقایا چندہ تحریک جدید میں سے پانچ روپے تنگ حالت میں ادا کئے ہیں اور نہایت ادب کے ساتھ دعا کے لئے کہا ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کر کے رحم فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(۲) مکرم میجر جی ایم اقبال صاحب آف جنگ حال چٹاگانگ کے ایک عزیز بنول لیفٹیننٹ مکرم غلام احمد صاحب صاحب فراش ہیں اور کچھ دنوں سے حالت تشویشناک ہے قارئین کرام ان کی کامل صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ لیفٹیننٹ صاحب موصوف کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ (وکیل الدیوان اول)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر
احمدی جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں

انجمن احمدیہ حیدرآباد ڈویژن

انجمن احمدیہ حیدرآباد ڈویژن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس و حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ کی ذات والا صفات یقیناً احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا واضح ثبوت تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرحوم اتقا۔ فیاضی اور شفقت کا مجسمہ تھے ہم ممبران مجلس عاملہ حیدرآباد ڈویژن اس اندوہناک واقعہ پر حضرت سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد سے گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (عبد الرحمٰن صدیقی امیر جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن)

جماعت احمدیہ لائلپور

ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ لائلپور شہر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی المناک وفات پر انتہائی غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کا وجود باجود شعائر اللہ میں سے تھا۔ جن کی ولادت خدائی نشان اور جن کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین کے لئے وقف تھا۔ ایسے بابرکت وجود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے لخت جگر کا ہم سے جدا ہو جانا ایک عظیم قومی نقصان ہے۔

ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کے مدارج بلند فرمائے اور آپ کے جملہ لواحقین اور اعزا و اقارب کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین (غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

جماعت احمدیہ نرائن گنج
(مشرقی پاکستان)

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات کی دردانگیز خبر پا کر جماعت احمدیہ نرائن گنج اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات نہایت صبر آزما جماعتی صدمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے جو عظیم الشان شعائر اللہ اور جماعت کے لئے برکات و فیوض کے باعث ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی وفات ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو جنت الفردوس میں اپنا خاص الخاص مقام قرب عطا فرمائے اور ہمیں اس اجر و برکت سے جو آپ کے پاک وجود سے وابستہ تھے محروم نہ کرے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (احسان اللہ از نرائن گنج)

ملتان شہر

مورخہ ۱۲/۶۱/۲۹ بعد نماز جمعہ مسجد حسین آگاہی میں جماعت احمدیہ ملتان شہر کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت میاں شریف احمد صاحب کی ناگہانی وفات پر رنج اور ملال کا اظہار کیا گیا۔ اس صدمہ میں جماعت احمدیہ ملتان شہر حضرت مسیح موعود کے سارے خاندان کے ساتھ ہمدردی میں شریک ہے۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کے ایک پاک فرد تھے جو ہم سے جدا ہو گئے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے۔

(محمد سعید قائمقام امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر)

(۳) میرے ایک مخلص احمدی دوست محمد خان صاحب آجکل بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (حکیم محمد عمر)

قابل تقلید نمونہ

محترم رحیم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۴۳۳ ساکن شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ نے یکم دسمبر ۱۹۶۱ء سے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کر دی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اسلام آباد کے قریب سرکاری زراعتی فارم میں تیل کی دریافت

ٹیوب ویل سے پانی کے بجائے تیل بہنے لگا۔ ماہرین نے کیمیاوی تجزیہ شروع کر دیا

راولپنڈی ۳ جنوری۔ کل یہاں سے چھ میل دور مری روڈ پر اسلام آباد کے قریب ایک زرعی فارم میں تیل نکل آیا۔ یہ تیل ایک ٹیو . . . . . . ۔ ۔ ۔ ۔ ٹیوب ویل نصب کئے جانے پر نکلا ہے۔ ٹیوب ویل اس فارم کو سیراب کرنے کے لئے لگایا گیا تھا۔ محکمہ زراعت کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے تیل کی دریافت کے بارے میں وزارت ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے سیکرٹری مسٹر زبیری کو اطلاع دی آپ نے تیل کے ماہرین سے کہا کہ وہ موقعہ کا معائنہ کریں اور تیل کی کوالٹی کے بارے میں معلوم کریں۔ آپ نے ماہروں کو یہ معلوم کرنے کے لئے بھی کہا کہ تجارتی بنیادوں پر تیل نکالا جا سکے گا یا نہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ تیل کی سطح۔ تین سو چار اور تین سو نوے فٹ کی گہرائی کے درمیان ہے جس مقام پر ٹیوب ویل کے ذریعے تیل نکلا ہے وہ گھنے کے ایک کھیت کے عین وسط میں واقع ہے۔ اخبار نویسوں کی ایک جماعت نے کل تیل دریافت ہونے کے مقام کا دورہ کیا۔ اس وقت اس مقام کے چاروں طرف خام تیل کی ایک موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ ایک اخبار نویس نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ٹیوب ویل سے جو چپچپا مادہ برآمد ہوا ہے وہ تیل ہے یا کچھ اور شے ہے۔ کاغذ کے ٹکڑے سے مادے کو آگ لگائی جس سے مادہ بھڑک اٹھا اور شعلہ پیدا ہو گیا۔

یہ ٹیوب ویل گذشتہ سال اپریل میں لگایا گیا تھا۔ لیکن حال ہی میں اس سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ ٹیوب ویل چلانے والوں نے کل دیکھا کہ پانی کی بجائے ایک گاڑھا مادہ نکل رہا ہے انہوں نے خیال کیا کہ ٹیوب ویل کے پرزوں میں جو تیل دیا جاتا ہے وہ شاید پانی میں مل گیا ہے لیکن کل صبح جو انہوں نے ٹیوب ویل چلایا تو تیل نکلنا شروع ہو گیا۔ راولپنڈی کے علاقہ میں تیل کی دریافت سے ان امکانات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پوٹھوہار کے علاقہ میں یہ قدرتی دولت موجود ہے۔

وزارت ایندھن۔ بجلی اور قدرتی وسائل کے سیکرٹری نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا کہ اٹک آئل کمپنی کے ماہرین کل مجھے تیل کی دریافت کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے ماہرین نے کیمیاوی تجزیہ کے لئے تیل کے نمونے لے لئے ہیں۔ مسٹر زبیری نے مزید کہا کہ تیل کے بارے میں مزید کچھ کہنا قبل از وقت ہو گا۔

دریں اثنا اٹک آئل کمپنی کے جیالوجسٹ مسٹر مظفر حسین نے نمونوں کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ بظاہر یہ تیل بیجان معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں بخارات نہیں اٹھتے اور نہ ہی اس میں گیس موجود ہے آپ نے کہا تیل کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ آیا اس سلسلہ میں کھدائی مفید ثابت ہو گی یا نہیں۔

اعلانات نکاح

(۱) ۲۹ دسمبر ۱۹۶۱ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک (ربوہ) میں مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خاکسار کے لڑکے رشید احمد صاحب بھٹی کا نکاح عزیزہ صالحہ قانتہ بنت مکرم جناب خانصاحب قاضی محمود رشید صاحب کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کے واسطے دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے اپنے فضل و کرم سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(بشیر احمد بھٹی۔ احمد کمرشل کالج کشمیری بازار راولپنڈی)

(۲) نویدہ ملک بنت ملک عبدالحمید صاحب مرحوم نواسی ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ساکن قلعہ صوبہ سنگھ حال ربوہ کا نکاح عبیداللہ ملک ولد ملک عبدالرحمٰن صاحب سے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مؤرخہ $\frac{12}{61}$ ۲۸ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔

(ملک عبدالرحمٰن دفتر بیت المال۔ ربوہ)

یہ بستر کس کا ہے؟

مؤرخہ $\frac{12}{61}$ ۲۸ کو پشاور جانے والی چناب ایکسپریس میں ربوہ سٹیشن پر ہمارے سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ میں غلطی سے کوئی ایک ہولڈال میں بندھا ہوا بستر چھوڑ گیا جو خاکسار نے سنبھال لیا ہے۔ جس دوست کا ہو وہ اس کی تفصیل سے آگاہ کریں کہ کیا کیا کپڑے اور اشیاء اور رنگ ہیں تاکہ ان کو بھیجا دیا جاوے۔

(ایم اے ناصر ریلوے اسٹیکر آف ورکس ۲۹۲ ورکشاپ راولپنڈی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

پاکستان کی طاقت پورے ایشیا کے استحکام کی موجب ہے

سرکاری ضیافت میں ملایا کے حکمران اعلیٰ کا اعلان

لاہور ۲ جنوری۔ ملایا کے حکمران اعلیٰ تنکو سید پترا ابن المرحوم سید حسن جمال اللیل نے کل یہاں کہا کہ پاکستان کی روزافزوں طاقت اور اس کا استحکام پورے ایشیا کے استحکام اور مستقبل کی بہبود کے لئے ایک بیش بہا سرمایہ ہے۔ آپ نے یہ الفاظ کل شام گورنمنٹ ہاؤس میں ایک سرکاری ضیافت کے دوران میں کہے جو ان کے اعزاز میں دی گئی تھی۔

ملایا کے حکمران اعلیٰ نے صدر ایوب کی تقریر کے جواب میں کہا کہ گذشتہ تین سال کے اندر پاکستان نے ناقابل یقین حد تک تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اور اس کا قومی اتحاد و اعتماد بحال ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کارنامہ کے لئے نہ صرف تمام اہل پاکستان قابل تحسین و ستائش ہیں۔ بلکہ پوری دنیا جانتی ہے کہ اس نئی روح نئی امید اور نئی زندگی کا سرچشمہ صدر ایوب خان کی جاندار اور ولولہ انگیز قیادت ہے اعلیٰ داد فع ہے۔

پاکستان میں ہم گہری دلچسپی سے یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ کی قوت آفرین قیادت میں ملایا نے قومی اور بین الاقوامی دونوں میدانوں میں کتنی زبردست ترقی کی ہے۔ ملایا کے عوام میں زندگی کے لئے جو بے پناہ جوش و خروش پایا جاتا ہے اور ان کے نظریات جتنے ترقی پسندانہ ہیں اسے دیکھتے ہوئے اس میں کسی شبہ و شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ کا ملک انشاء اللہ دنیا کے اس حصے میں شاندار کردار ادا کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو ہمارے ملک کے دونوں حصوں کے مختصر قیام کے دوران میں یہ ملاحظہ کرنے کا موقع ملا ہو گا کہ ہم اپنے نظریاتی مقاصد کو ایک جمہوری اور جدید مملکت میں سمونے کی کس طرح کوشش کر رہے ہیں

میں اپنی حکومت اور اپنے ملک کے عوام کی جانب سے آپ حضرات کا اپنے ملک میں انتہائی پرخلوص و پرتپاک خیر مقدم کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ پاکستان میں اپنے قیام پر محظوظ و مسرور ہوں گے۔

جلالۃ الملک ملکہ عالیہ خواتین اور حضرات اب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ جلالۃ الملک حکمران اعلیٰ ملایا کی صحت اور ملایا کے عوام کی مسرت اور خوشحالی کا جام صحت نوش فرمائیں۔

سرکاری ضیافت پر تقریر کرتے ہوئے صدر ایوب خان نے کہا کہ جلالۃ الملک! میں آپ کا، ملکہ عالیہ شہزادی صاحبہ اور آپ کے رفقاء سفر کا پاکستان میں خیر مقدم کرتے ہوئے بڑی مسرت محسوس کرتا ہوں۔ ہم آپ کی تشریف آوری کے بڑے اشتیاق سے چشم براہ تھے پاکستان کے عوام کے دلوں میں ملایا کے عوام کے لئے محبت و اخلاص کے جو جذبات موجزن ہیں ان کی بنیاد ایک سے زائد رشتوں پر ہے ہم دونوں کا ماضی قریب قریب یکساں رہا ہے اور آزادی اپنے جلو میں ہمارے دونوں ملکوں کے لئے یکساں ذمہ داریاں اور مسائل لائی ہے۔

دور حاضر کی دنیا کے سیاسی اور جغرافیائی نقشہ میں ہم دونوں کے ملک یکساں مقام کے مالک ہیں اور اس کی وجہ سے امن ہمارے لئے نہ صرف ایک اخلاقی نصب العین کی حیثیت سے ضروری ہے بلکہ آزاد اور خود مختار ملکوں کی حیثیت سے بھی یہ ہماری بقاء کے لئے لازمی ہے روحانی اعتبار سے ہم ایک عقیدے کے قابل تقسیم رشتوں میں منسلک ہیں اور بے شک یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو تمام سیاسی، مادی اور ثقافتی روابط سے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ربوہ میں جائداد خریدنے کا سنہری موقعہ

۱۔ گولبازار ربوہ میں دو دکانیں اور ساتھ ہی رہائشی مکان جس میں بجلی اور پانی موجود ہے۔
۲۔ غلہ منڈی ربوہ میں دو دکانیں جن کا ماہوار کرایہ چالیس روپے ملتا ہے اور باقی عمارت کی بنیادیں بھی مکمل ہیں قابل فروخت ہیں

خاکسار خواجہ محمد عبداللہ
خواجہ ریسٹوران گولبازار ربوہ

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کی مختصر روئداد

بقیہ صفحہ ۵

کیا کہ یہ عقیدہ کسر صلیب اور اسلام کے غلبہ کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے

۲۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں جس موعود کے آنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اس نے کہیں باہر سے نہیں آنا تھا بلکہ وہ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا۔

۳۔ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے معنوں میں خاتم النبیین یقین کرتی ہے جس سے رسول کریمؐ کی فضیلت اور اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔

۴۔ جماعت احمدیہ نے جہاد کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم کو واضح کیا اور اس بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی تھیں انہیں دور کر کے ثابت کیا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے اس کے پاس اگر کوئی تلوار ہے تو وہ قرآنی دلائل کی تلوار ہے جس کے سامنے کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔

۵۔ قتل مرتد کا جو غیر اسلامی عقیدہ مسلمانوں میں راہ پا گیا تھا جماعت احمدیہ نے اس کی بھی اصلاح کی اور ثابت کیا کہ اسلام صحیح معنوں میں مذہبی آزادی اور رواداری کا علمبردار ہے۔

۶۔ جماعت احمدیہ نے ثابت کیا کہ قرآن پاک کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ تا قیامت واجب العمل ہے۔

۷۔ مختلف انبیائے کرام کی طرف جن الزامات اور گناہوں کو منسوب کیا جاتا ہے جماعت احمدیہ نے ان کی بھی تردید کی اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ تمام انبیاء پاک اور معصوم تھے۔

۸۔ آخری زمانہ میں جس دجال کے آنے کی خبر دی گئی تھی جماعت احمدیہ نے اس کی حقیقت کو بھی روشن دلائل و شواہد کے ساتھ واضح کیا اور بتایا کہ اس سے ایک قوم مراد تھی جس میں دجال کی تمام علامات موجود ہیں۔

۹۔ جماعت احمدیہ نے عذاب جہنم کو دائمی سمجھنے کے غیر اسلامی عقیدہ کی بھی اصلاح کی۔

۱۰۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ کے موعود اقوام عالم سے در اصل ایک ہی وجود مراد تھا اس کی مختلف حیثیتوں کی بناء پر اسے مختلف نام دیئے گئے ہیں۔

آخر میں محترم عارف صاحب نے بڑی عمدگی کے ساتھ ثابت کیا کہ یہی وہ صحیح اسلامی عقائد ہیں جنہیں لے کر آج جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر رہی ہے اور اس میں اسے اتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ خود عیسائی حلقے بھی یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ اب اسلام میں ایک نئی حرکت اور ترقی کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن بھی اب قریب ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے ذریعے نہ صرف یورپ میں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کا پرچم اپنی پوری شان کے ساتھ لہرائے گا۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے مزید تعزیتی پیغامات (بقیہ صفحہ اول)

ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ جماعت کی طرف سے اظہار ہمدردی قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ سب جماعت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔"

حیفا (اسرائیل)

مولوی جلال الدین صاحب قمر نے جماعت احمدیہ حیفا کی طرف سے تار دی ہے کہ:-

"حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی وفات پر ہم

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳۰۔ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر بشریٰ گوہر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی آف تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح دسمبر ۱۹۶۰ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مشتاق احمد صاحب (ابن مکرم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی) آف راولپنڈی کے ہمراہ پڑھا گیا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف اور متعدد دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے کی۔ ازاں بعد مکرم پروفیسر محمد دین صاحب ایم اے نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

اعلانات نکاح

۱۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ مبشر احمد صاحب ایم اے سٹوڈنٹ ابن چوہدری نذیر احمد صاحب سکنہ گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ کا نکاح مکرمہ وسیم ناصرہ صاحبہ بنت چوہدری محمد اختر صاحب دار الصدر غربی ربوہ سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

۲۔ مکرم چوہدری عطاء الٰہی صاحب چیمہ ابن چوہدری محمد نواز خاں صاحب سکنہ تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ محترمہ شمیم زہرہ بنت چوہدری عنایت اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے حلقہ بدوملہی سکنہ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ تین ہزار حق مہر پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۱ء کو پڑھا احباب جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

حب مروارید عنبری

دماغ کو روشن۔ قوت حافظہ کو تیز۔ اعصاب کو مضبوط۔ تھکان۔ کوفت۔ گھبراہٹ نسیان کو دور کرتی ہے۔ جسم میں صالح خون پیدا کرنے میں بے مثال ہے۔ عورتوں بوڑھوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس ۱۶/-

تیار کردہ:- دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

جماعت میں غم والم کی ایک لہر دوڑ گئی اور نہایت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔"

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں؟

ماء اللحم

مشکی عنبری

طاقت کا بھرپور خزانہ

آسٹریلین دواخانہ کا مشہور عالم ٹانک

قیمت فی بوتل چوبیس اونس ساڑھے سات روپے

ربوہ سٹاکسٹ۔ افضل برادرز (۲) خورشید یونانی دواخانہ گول بازار

مینجر آسٹریلین دواخانہ ۱۰۲ میکلوڈ روڈ لاہور

ایجنسی کے لئے مینجر دواخانہ کو لکھیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴